ابو حنیفہ نعمان ابن ثابت کوفی

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

از: کفایت اللہ

علم الجرح والتعدیل

منہاج السنۃ النبویۃ لائبریری
حیدر آباد دکن

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ ،نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،أَمَّابَعْدُ،فَإِنَّ خَيْرَالْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ،وَخَيْرُالْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

(آل عمران :١٠٢)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا - يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(الأحزاب :٧٠-٧١)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

(النساء :١)

امام ابو حنیفہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں

امام ابو حنیفہ کی بعض خوبیاں اپنی جگہ پر لیکن اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ وہ روایت حدیث میں ضعیف تھے، جیسا کہ امام ابو بکر ابن ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے پوری صراحت کے ساتھ یہ بات کہی ہے:

چنانچہ امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۵ھ فرماتے ہیں:

سمعتُ ابْن أَبِي دَاوُد يَقُول الوقيعة فِي أَبِي حنيفة جماعة من العلماء لأَن إمام البصرة أيوب السختياني وقد تكلم فيه وإمام الكوفة الثَّوْرِيّ وقد تكلم فيه وإمام الحجاز مَالِك وقد تكلم فيه وإمام مصر اللَّيْث بْن سعد وقد تكلم فيه وإمام الشام الأَوْزاعِيّ وقد تكلم فيه وإمام خراسان عَبد الله بْن المُبَارك وقد تكلم فيه فالوقيعة فيه إجماع من العلماء فِي جميع الأفاق أو كما قَالَ (الكتاب: الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي (المتوفى: ٣٦٥هـ) تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة الناشر: الكتب العلمية - بيروت-لبنان الطبعة: الأولى، ١٤١٨هـ١٩٩٧م وضع حواشي هذه النسخة الإلكترونية: الشيخ محمود خليل جزاه الله خيرا [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التراجم])

اس کے باوجود بھی بعض حضرات امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جرح وتعدیل کے ماہر اس عظیم امام نے ابو حنیفہ کو ثقہ قرار دیا ہے، حالانکہ اس طرح کی بات کرنا امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ دونوں پر ظلم ہے۔

اس سلسلے میں غلط فہمی کے اسباب درج ذیل ہیں:

- امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کا ذکر ''**تذكرة الحفاظ**'' میں کیا ہے۔
- امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کا ذکر ''**المعين فى طبقات المحدثين**'' میں کیا ہے۔
- امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے فضائل پر مستقل کتاب لکھ رکھی ہے۔

اب آیئے بالترتیب ان اسباب کا جائزہ لیتے ہیں:

امام ابو حنیفہ اور "تذكرة الحفاظ" للذهبي

"تذكرة الحفاظ" میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی کوئی شرط نہیں اپنائی ہے کہ اس میں وہ صرف ثقہ لوگوں کا ہی تذکرہ کریں گے بلکہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ثقہ لوگوں کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کا بھی تذکرہ کیا ہے جن کو شہرت حاصل رہی ہے خواہ وہ ضعیف یا متروک حتی کہ کذاب ہی کیوں نہ ہوں۔

چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

١-أبو بشر أحمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن بشر بن فضالة المروزي:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اسی کتاب "تذكرة الحفاظ" میں أبو بشر أحمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن بشر بن فضالة المروزي کا تذکرہ کیا ہے جو کہ کذاب ہے، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کتاب میں اس کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے کذاب بھی کہا ہے، لکھتے ہیں:

المصعبي الحافظ الأوحد أبو بشر أحمد بن محمد بن عمرو بن مصعب بن بشر بن فضالة المروزي الفقيه إلا أنه كذاب(تذكرة الحفاظ:٣/١٨)

آگے اسی کتاب میں اسی کذاب کو وضاع حدیث بتلاتے ہوئے دیگر ناقدین کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال الدارقطني: كان حافظًا عذب اللسان مجردًا في السنة والرد على المبتدعة لكنه يضع الحديث . وقال ابن حبان: وكان ممن يضع المتون ويقلب الأسانيد(تذكرة الحفاظ:٣/١٨)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أحمد بن محمد بن عمرو بن مصعب يكنى أبا بشر و كان من الحفاظ لكنه متهم بوضع الحديث(نتائج الافكار:١/ ٢٦٤)

فائدہ:

امام دارقطنی، حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہم کے کلام سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ کوئی راوی "حافظ" ہونے کے باوجود "کذاب و مجروح" ہو سکتا ہے، کیونکہ تینوں اماموں نے مذکورۃ الصدر راوی کو "کذاب" کہنے کے ساتھ ساتھ "حافظ" بھی کہا ہے۔

واضح رہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے کذاب اور مجروحین کو ان کے کذب اور ضعف کے باوجود بھی اس قابل سمجھا کہ انہیں "حافظ" سے متصف کیا لیکن امام صاحب کو کہیں "حافظ" کہا ہو یہ ہمیں تلاش بسیار کے باوجود بھی نہیں ملا۔ تاہم کہیں مل بھی جائے تو اس محض "حافظ" کی حقیقت واضح کی جاچکی ہے۔

٢- إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى الفقيه المحدث أبو إسحاق الأسلمي المدني:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسی کتاب میں اس راوی کا تذکرہ کرتے ہوئے اہل فن سے ناقل ہیں:

وقال يحيى القطان: سألت مالكا عنه أكان ثقة في الحديث قال: لا، ولا في دينه. وقال أحمد بن حنبل: قدري جهمي كلا بلاء فيه ترك الناس حديثه. وقال ابن معين وأبو داود: رافضي كذاب. وقال البخاري: قدري جهمي تركه ابن المبارك والناس.(تذكرة الحفاظ:١/ ١٨١)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس راوی کے بارے میں فرماتے ہیں

إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى الأسلمي أبو إسحاق المدني متروك(تقريب التهذيب،رقم:١/ ١٧)

٣-محمد بن عمر بن واقد الأسلمي:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسی کتاب میں اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الواقدي هو محمد بن عمر بن واقد الأسلمي مولاهم أبو عبد الله المدني الحافظ البحر (تذكرة الحفاظ:١/٢٥٤)

یہ اس قدر ضعیف راوی ہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مکمل ترجمہ بھی نقل نہیں کیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس راوی کے بارے میں فرماتے ہیں:

محمد بن عمر بن واقد الأسلمي الواقدي المدني القاضي نزيل بغداد متروك مع سعة علمه (تقريب التهذيب،رقم:١/ ٤١٢)

٤- أبو العباس محمد بن يونس بن موسى القرشي السامي البصري:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس کتاب میں اس کا بھی تذکرہ کیا ہے اور ساتھ ہی میں اس پر شدید جرح بھی کی ہے، لکھتے ہیں:

الكديمي الحافظ المكثر المعمر أبو العباس محمد بن يونس بن موسى القرشي السامي البصري محدث البصرة وهو واه (تذكرة الحفاظ:٢/١٤٤)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آگے چل کر اس کے بارے میں اہل علم کے اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال ابن عدي: اتهم الكديمي بوضع الحديث وقال ابن حبان: لعله قد وضع أكثر من ألف حديث, وقال ابن عدي: ترك عامة مشايخنا الرواية عنه ورماه أبو داود بالكذب, وقال موسى بن هارون وهو متعلق بأستار الكعبة: اللّٰهُمَّ إني أشهدك أن الكديمي كذاب يضع الحديث. وقال قاسم المطرز: أنا أجافي الكديمي كذاب يضع الحديث. وقال قاسم المطرز: أنا أجافي الكديمي بين يدي الله وأقول يكذب على نبيك وقال الدارقطني: يتهم بالوضع(تذكرة الحفاظ:٢/١٤٥)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس راوی کے بارے میں فرماتے ہیں:

محمد بن يونس بن موسى بن سليمان الكديمي بالتصغير أبو العباس السامي بالمهملة البصري ضعيف ولم يثبت أن أبا داود روى عنه(تقريب التهذيب،رقم:١/ ٤٢٩)

٥- أبو معشر نجيح بن عبد الرحمن السندي:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسی کتاب میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أبو معشر السندي المدني الفقيه صاحب المغازي، هو نجيح بن عبد الرحمن (تذكرة الحفاظ:١/١٧٢)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نجيح بن عبد الرحمن السندي بكسر المهملة وسكون النون المدني أبو معشر مولى بني هاشم مشهور بكنيته ضعيف (تقريب التهذيب،رقم:١/ ٤٧٣)

واضح رہے کہ ابو معشر کا تذکرہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طبقہ میں کیا ہے جس میں ابو حنیفہ کا تذکرہ ہے اسی طرح اسی ابو حنیفہ والے طبقہ میں ابن لھیعہ کا بھی تذکرہ ہے جن کے ضعیف ہونے کے بارے میں حدیث کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے۔

یہ صرف پانچ نام ہیں جو بطور مثال نقل کئے گئے ہیں، ان کے علاوہ اسی کتاب میں کذابین وضاعین اور متروکین کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے،ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہم یہ جذباتی سوال کر سکتے ہیں کہ ان کذابین یا ضعفاء کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الحفاظ میں کیوں ذکر کیا؟؟؟

میرے خیال سے اتنی وضاحت اہل نظر کے لئے کافی ہے۔

اب آتے ہیں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب کی طرف:

امام ابو حنیفہ اور "المعین فی طبقات المحدثین" للذهبي

اس کتاب میں بھی امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی کوئی شرط نہیں اپنائی ہے کہ اس میں وہ صرف ثقہ لوگوں کا ہی تذکرہ کریں گے بلکہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں بھی ثقہ لوگوں کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کا بھی تذکرہ کیا ہے جن کو شہرت حاصل رہی ہے خواہ وہ ضعیف یا متروک حتی کہ کذاب ہی کیوں نہ ہوں۔

چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

١-علي بن زيد ابن جدعان التيمي:

ان کا تذکرہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے طبقہ میں کیا ہے یعنی امام حنیفہ والے طبقہ سے دو طبقہ قبل [المعین فی طبقات المحدثین ص:١١]۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ میں ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

علي بن زيد بن عبد الله بن زهير بن عبد الله بن جدعان التيمي البصري أصله حجازي وهو المعروف بعلي بن زيد بن جدعان ينسب أبوه إلى جد جده ضعيف(تقريب التهذيب،رقم:١/ ٣١٧)

٢:الحسن بن عمارة القاضي:

یہ متروک راوی ہیں،ان کاتذکرہ امام ذہبی نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حنیفہ کے طبقہ ہی میں کیا ہے[المعین فی طبقات المحدثین ص: ١٢]۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

الحسن بن عمارة البجلي مولاهم أبو محمد الكوفي قاضي بغداد متروك(تقريب التهذيب،رقم:١/ ٨٣)

٣-طلحة بن عمرو المكي:

یہ متروک راوی ہیں ان کاتذکرہ بھی امام ذہبی نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حنیفہ کے طبقہ ہی میں کیا ہے[المعین فی طبقات المحدثین ص: ١٢]۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

طلحة بن عمرو بن عثمان الحضرمي المكي متروك(تقريب التهذيب،رقم:١/ ١٩٨)

٤- مقاتل بن سليمان:

یہ کذاب راوی ہے،اس کاتذکرہ بھی امام ذہبی نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حنیفہ کے طبقہ ہی میں کیا ہے[المعین فی طبقات المحدثین ص:١٣]۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کذاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

مقاتل بن سليمان بن بسير الأزدي الخراساني أبو الحسن البلخي نزيل مرو ويقال له بن دوال دوز كذبوه وهجروه [تقريب التهذيب موافق رقم:١/ ٤٥٨)

٥:يزيد بن أبي زياد الكوفي:

یہ ضعیف راوی ہے ،اس کا تذکرہ بھی امام ذہبی نے اعمش رحمۃ اللہ علیہما اور ابو حنیفہ کے طبقہ ہی میں کیا ہے [المعین فی طبقات المحدثین ص:١٣]۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس ضعیف کے بارے میں فرماتے ہیں:

يزيد بن أبي زياد الهاشمي مولاهم الكوفي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن وكان شيعيا(تقريب التهذيب:١/ ٥١٣)

یہ صرف پانچ نام ہیں جو بطور مثال نقل کئے گئے ہیں ،ان کے علاوہ اسی کتاب میں اور بھی کذابین ومتروکین اور ضعفاء کی تعداد موجود ہے ،ان مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ہم یہ جذباتی سوال کر سکتے ہیں کہ ان کذابین یا ضعفاء کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "**المعين فی طبقات المحدثين** " میں کیوں ذکر کیا؟؟؟

میرے خیال سے اتنی وضاحت اہل نظر کے لئے کافی ہے۔

اب چلتے ہیں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری کتاب کی طرف:

امام ابو حنیفہ اور "مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه" للذهبي

کتاب کے نام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس کتاب میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ اور ان کے صاحبین کے مناقب بیان کریں گے، لیکن قارئین کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ اسی کتاب میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کے مثالب سے متعلق بھی روایات کا اچھا خاصا حصہ نقل کر دیا ہے اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے، لیکن کتاب کے محقق زاہد کوثری نے اس قسم کی روایات کو حاشیہ میں موضوع ومن گھڑت قرار دینے میں ذرا بھی دیر نہیں کی ہے۔

اب قارئین اسی سے اندازہ لگالیں کہ اس کتاب میں منقول ہر چیز قابل قبول نہیں ہے۔

بہر حال ہمیں یہ بتلانا ہے کہ اس کتاب میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام صاحب کی کیا پوزیشن بیان کی ہے، تو عرض ہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بے شک اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کی بعض خوبیوں کا ذکر ہے، لیکن جب روایت حدیث کی بات آئی تو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں بھی دوٹوک فیصلہ کر دیا ہے کہ امام صاحب راویت حدیث میں معتبر نہیں ہیں بلکہ یہاں تک صراحت کی ہے کہ یہ ان کا فن ہی نہیں ہے، اس میں وہ مشغول ہی نہیں ہوئے۔

ملاحظہ ہوں"مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه للذهبي" سے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

قلت: لم يصرف الإمام همته لضبط الألفاظ والإسناد، وإنما كانت همته القرآن والفقه، وكذلك حال كل من أقبل على فن، فإنه يقصر عن غيره , من ثم لينوا حديث جماعة من أئمة القراء كحفص، وقالون وحديث جماعة من الفقهاء كابن أبي ليلى، وعثمان البتي، وحديث جماعة من الزهاد كفرقد السنجي، وشقيق البلخي، وحديث جماعة من النحاة، وما ذاك لضعف في عدالة الرجل، بل لقلة إتقانه للحديث(مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه للذهبي،ص:٤٥) میں (حافظ ذہبی) کہتاہوں کہ امام صاحب نے الفاظ حدیث اور اسناد حدیث، کی طرف توجہ ہی نہیں کی بلکہ ان کی توجہ صرف قرآن اور فقہ پر رہی، اور ہر صاحب فن کا حال یہی ہوتا ہے کہ وہ دوسرے فن کے جاننے سے قاصر ہوتا ہے، اسی لئے محدثین نے قراء کی ایک جماعت کی حدیث کو کمزور قرار دیا ہے، جیسے حفص، قالون، اسی طرح فقہاء کیا ایک جماعت کی حدیث کو کمزور قرار دیا ہے جیسے ابن ابی لیلی اور عثمان البتی، اسی طرح زہاد کی ایک جماعت کی حدیث کو کمزور قرار دیاہے جیسے فرقد سنجی اور سقیق بلخی، اسی طرح نحویوں کی ایک جماعت کی حدیث کو کمزور قرار دیا لیکن اس سے مقصود ان کی عدالت پر جرح کرنا نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ وہ حدیث میں بڑی کم پختگی رکھتے ہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب ہے: تذکرۃ الحفاظ یا المعین میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی ہے کہ وہ اس میں صرف ثقہ لوگوں کو ذکر کریں گے اسے لئے ان دونوں کتابوں میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کذابین کا تذکرہ بھی کر دیا ہے۔

لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ انے ایک کتاب "**ديوان الضعفاء والمتروكين**" کے نام سے لکھی ہے اب کتاب کے نام ہی سے واضح ہے کہ ان میں کن کا تذکرہ ہوگا۔

بہرحال امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "**ديوان الضعفاء والمتروكين**" سے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں:

النعمان الامام. قال ابن عدي رحمه الله: عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة وقال النسائي رحمه الله: ليس بالقوي في الحديث كثير الغلط علي قلة روايته وقال ابن معين رحمه الله: لا يكتب حديثه [ديوان الضعفاء والمتروكين، ص:٤١١-٤١٢)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے ان کا فیصلہ کھل کر سامنے آگیا کہ ان کے نزدیک بھی امام صاحب ضعیف ہیں۔

ایک اور نکتہ

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے "**معرفة الرواة المتكلم فيهم بما لا يوجب الرد**" اس کتاب میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جن پر بعض لوگوں نے جرح کی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ راوی قابل قبول ہے اور اس پر کی گئی جرح امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مردود ہے۔

لیکن آپ اس کتاب کو پورا پڑھ جائے آپ کو اس میں امام ابو حنیفہ کا نام ونشان نہیں ملے گا، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ امام صاحب پر اہل فن کی طرف سے جو جروح کی گئی ہیں وہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مبنی پر انصاف ہیں۔

کفایت اللہ

۳/جولائی/۲۰۱۱ء